Journal of Urdu Literature and Indigenous Languages(Julil)
www.julil.org
editor@julil.org
Volume 3, Issue 2, (July to December 2024)
ISSN Online: 3005-978X
ISSN Print: 3005-9771

فکرِ اقبال پر قرآن پاک کے فکری و عملی اثرات

The Intellectual and Practical Effects of the Holy Quran on Iqbal's Thought

حافظ مظہر حسین
ایم فل اسکالر، شعبہ اُردو، سپیریر یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر عظیم اللہ جندران
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، سپیریر یونیورسٹی، فیصل آباد

Hafiz Mazhar Hussain
M.Phil Scholar, Department of Urdu, Superior University, Faisalabad
Dr. Azeemullah Jundran
Assistant Professor, Department of Urdu, Superior University, Faisalabad.

Abstract:
The poetry of Allama Iqbal has been derived from Holy Qur'an that is the eternal source of guidance. Qur'an has given the permanent standard of good and evil. There are deep effects of Holy Qur'an on the thoughts of Allama Iqbal. Qur'anic teaching is the foundation of the philosophical ideas of Allama Iqbal. This article depicts that poetry of Allama Iqbal is full of Qur'anic messages. Qur'anic teachings are the real source of Allama Iqbal. That is why the poetry of Allama Iqbal is so dignified and spiritual. When we make a comparison between Qur'anic Thoughts and Allama Iqbal's poetry, it is so evident that Allam's poetry is of utmost benevolent. If we minutely observe the poetry of Allama Iqbal in the pretext of Holy Qur'an, utility and significance of Allam's poetry is reinvigorated.
Keywords: Allama Iqbal, Holy Qur'an, good and evil, Qur'anic messages, Allam's poetry, minutely observe, reinvigorated

علامہ محمد اقبال برصغیر کے اُن عظیم مفکرین میں شمار ہوتے ہیں جن کی شخصیت ہمہ جہتی، فکر آفاقی اور شاعری لافانی حیثیت رکھتی ہے۔ اقبال کا کلام نہ صرف ادبی اعتبار سے بے مثال ہے بلکہ فکری و روحانی جہات میں بھی ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ ان کے افکار کی اصل اساس اور سرچشمۂ الہام قرآنِ حکیم ہے، جسے وہ انسانیت کے لیے ابدی اور کامل ضابطۂ حیات قرار دیتے ہیں۔ قرآنِ مجید وہ آفاقی کتاب ہے جو ہر دور میں انسان کو نئی فکری سمت، تازہ روحانی آگہی اور عملی بصیرت عطا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال نے اپنے شعر و فکر میں قرآنی تعلیمات کو نہ صرف موضوع بنایا بلکہ اسے اپنی روحانی تجربات، ذاتی مشاہدات اور تہذیبی تجزیات کے ساتھ مربوط کر کے پیش کیا۔

اقبال کی شاعری میں قرآن کی آفاقی صدائیں، اس کی انقلابی تعلیمات اور اس کا تخلیقی، تعمیری اور زندگی آفرین پیغام پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ وہ خیر و شر کے حتمی اور ابدی معیارات کو قرآن ہی سے اخذ کرتے ہیں اور اُمتِ مسلمہ کی فکری بیداری،

اخلاقی تعمیر اور اجتماعی خودی کی تشکیل کے لیے اسی الہامی کتاب کو کلیدِ نجات قرار دیتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک قرآن محض ایک مذہبی متن نہیں بلکہ ایک فعال، محرک اور انقلابی قوت ہے جو انسان کے اندرونی کائنات کو بھی منور کرتی ہے اور اجتماعی زندگی میں بھی نئی روح پھونکنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ان کی شاعری کا ہر ورق اس امر کا گواہ ہے کہ ان کا فکری سفر، روحانی مشاہدہ اور تہذیبی شعور سب کچھ قرآن کے نور سے منور ہے۔ اسی پس منظر میں کلامِ اقبال اور قرآنیات کا مطالعہ نہ صرف ادبی تحقیق کا اہم موضوع ہے بلکہ اقبال کے فکری تناظر کو سمجھنے کا بنیادی حوالہ بھی۔ اقبال کے پیغام کی بنیاد قرآن کی ان تعلیمات پر قائم ہے جو انسان کو خودی کی بالیدگی، عمل کی عظمت، یقین کی پختگی اور کائنات کی تسخیر کی دعوت دیتی ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا مگر یہ حرفِ
شیریں ترجمان تیرا ہے یا میرا (۱)

علامہ اقبال کی پوری زیست قرآن کا پیغام اور رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے میں گزری۔ علالت کے آخری روز بھی پرنسپل اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور سے درسِ قرآن کے انتظامات کی بات کی۔ ”گزشتہ بیس سال سے قرآن پاک کا بغور مطالعہ کر تا رہا ہوں مگر ابھی تک اس کے رموز واوقاف کے بارے مکمل شناسائی ممکن نہیں ہے، یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس کے کچھ حصوں کو سمجھ گیا ہوں۔“

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی ، نہ صاحب کشاف(۲)

درج بالا شعر ”بالِ جبریل“ کے اس واقعہ کی یاد تازہ کر رہا ہے جب علامہ صاحب کے والد صاحب نے نصیحت کی بیٹا! قرآن ایسے پڑھو جیسے تم پر نازل ہو رہا ہے۔ پھر مؤدب بیٹے نے بھی اسے عملی جامہ پہنایا۔ اقبال کہتے ہیں والد صاحب کی باتوں سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ واقعی قرآن پاک دل کے راستے بھی انسانی شعور میں داخل ہوتا ہے۔ علامہ اقبال کو اس بات کا انتہائی رنج تھا کہ ہندوستان میں کوئی حکمت دیں سمجھانے والا نہیں ہے۔ بدقسمتی کی انتہا ہے یہاں کے لوگ قرآن مجید سے بدلتے نہیں بلکہ خود قرآن بدل دیتے ہیں۔

خود بدلتے نہیں ، قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق(۳)

مولوی مصلح الدین لکھتے ہیں:

”حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کی تلاوت کے دوران پوزیشن یہ ہوتی کہ وجد طاری ہو جاتا۔ سحر خیزی اور شب بیداری آپ کا محبوب عمل تھا اور اسی نے اقبال کو اقبال بنایا۔“(۴)

محمد اقبال سلیمانی نے ڈاکٹر صاحب کی تلاوت کے بارے مؤثر واقعہ رقم کیا ہے:

”ڈاکٹر صاحب تلاوت کرتے جاتے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ جب بیماری بڑھ گئی، گلا خراب ہو گیا تو ڈاکٹروں کے کہنے پر آپ کا طریقہ تلاوت چھوٹ گیا۔ یہ فریضہ چھوٹنے پر ان کو بے حد قلق تھا۔“(۵)

دوسری گول میز کانفرنس میں علامہ اقبال نے مسلم یوتھ لیگ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

> ”سیاسی مسائل کے حل کے لیے حق و صداقت کی علم بردار کتاب ”قرآنِ پاک“ ہے۔میں نے ہمیشہ اسے رہنما جانا اور اس کی روشنی میں ہی فیصلے کیے۔“(۶)

ایک مفکر جو برملا اپنی بحثوں کی اساس کے لیے نسخۂ کیمیا کا انتخاب کر رہا ہے۔اس کی قرآن فہمی کا آپ خود اندازہ لگا لیں۔علامہ محمد اقبال نے سید سلیمان ندوی اور سر راس مسعود کے ساتھ افغانستان کا سفر کیا۔یہ سفر نادر شاہ(شاہ افغانستان)کی دعوت پر کیا۔آداب و تسلیمات کے بعد علامہ صاحب نے فرمایا:

> ”اعلیٰ حضرت میں نے آپ ک خدمت میں تحفہ پیش کرنے کے لیے بہت غور و فکر سے کام لیا ہے۔میں نے خیال کیا کہ بحیثیت تاجدارِ افغانستان آپ کو سب نعمتیں میسر ہیں لہٰذا میں نے انتخاب کیا کہ حمائل شریف (قرآنِ پاک) آپ کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا جائے۔یہ لاریب کتاب ہے۔اسی کی وجہ سے مومن خیبر شکن بنتا ہے۔میرے کلام میں اگر سوز ہے تو اسی سے، تاثیر ہے تو اِسی سے۔نادر شاہ نے تعظیم کی خاطر اُٹھ کر اسے بوسہ دیا۔سر اور چشم پر اِسے رکھا اور عرض کی ڈاکٹر صاحب یہ ہدیہ مبارک افضل ہے دونوں جہان کی بادشاہی سے۔میرے پاس تشکر کے لیے الفاظ نہیں۔ میرے حضور دعا فرمانا مالک عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔“(۷)

یہ واقعہ اس امر کی ترجمانی کر رہا ہے کہ علامہ صاحب کے نزدیک کسی کو تحفہ پیش کرنا ہو تو نسخۂ کیمیا سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں۔قرآن انسان کے ماضی، حال اور آنے والے تمام ادوار کا مکمل آئین ہے جو تاقیامت قائم رہے گا۔ قرآنِ پاک کا خاص وصف یہ ہے پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، اس پر بے پناہ اثر انداز ہوتا ہے اور اس کے ظاہری و باطنی غور و فکر، اس کے اقوال و افعال پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔علامہ اقبال بھی قرآنِ پاک کے اسی تیر نظر کے گھائل تھے۔اُن کی فکر پر قرآنی افکار کی گہری چھاپ تھی:

> ”علامہ اقبال مسلمانوں کو قرآن میں غوطہ زن ہونے کا درس دیتے ہیں۔جدتِ کردار کے لیے قرآنِ پاک پر اپنے عقائد کی بنیاد رکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔“(۸)

علامہ اقبال اپنے عقائد کی بنیاد تمام تر قرآن پاک پر رکھی چنانچہ انھوں نے ایک موقع پر خود فرمایا”میں اعتقادی امور میں صرف قرآن پاک پر انحصار رکھتا ہوں۔ایک موقع پر فرمایا:

> ”جہاں تک اعتقادی امور کا تعلق ہے میں صرف قرآنِ پاک پر یقین رکھتا ہوں۔“(۹)

علامہ اقبال کے شخصی عناصر کی تعمیر قرآنِ پاک سے ہوئی۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن(۱۰)

اقبال اپنے نقطہ نظر کی وضاحت قرآن پاک کی سورۃ النور کی آیت ۳۵ کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے متعلق قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰاتِ وَمَافِی الْاَرْضِ(۱۱)

آسمان اور زمین اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

حُسنِ ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے(۱۲)

اقبال مفید، محدود اور طے شدہ کائنات کے قائل نہیں جس میں کوئی بات وجود میں نہ آئی ہو۔ اقبال نے کلامِ پاک کی روشنی میں یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ کائنات صرف اتفاقی تخلیق کا کرشمہ نہیں ہے۔ اس میں وسعت بھی ہے، سربلندی بھی ہے۔ قرآنی تعلیمات ان کے فلسفیانہ تصورات کی بنیاد بنی۔ ارشادِ ربانی ہے:

"ہم نے زمین و آسماں اور ان کی تمام چیزوں کو یونہی بیکار پیدا نہیں کیا بلکہ ان کی تخلیق حقیقت پر مبنی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"(۱۳)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثً(۱۴)

کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمھیں عبث پیدا کیا؟

اقبال نے بالِ جبریل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دما دم صدائے کُن فیکون(۱۵)

علامہ اقبال کے بہت سے اشعار ایسے ہیں جن میں آپ نے آیت کے حصے کو ہی اشعار کا حصہ بنایا:

اے مسلماں! ہر گھڑی پیشِ نظر
آیہ لَا یُخْلِفُ المیعاد رکھ
یہ لسان العصر کا پیغام ہے
اِنَّ وَعدَ اللہ حَقٌّ یاد رکھ(۱۶)
علم کا "موجود" اور فقر کا "موجود" اور
اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہ ، اَشْھَدُ اَنْ لّا اِلٰہ(۱۷)

\- - - - - - - - - - - - - -

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رِفعتِ شان وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرک دیکھے(۱۸)

اقبالیات ادبیاتِ پاکستان اور ادبیاتِ عالم کا ایک اہم مضمون ہے۔ اقبالیات کا قرآنیات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اقبالیات کی بنیادی روح اور اوّلین سرچشمہ تعلیماتِ قرآن ہی ہیں۔ قرآن ہر شعبہ میں دائمی، ابدی اور کُلی رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ کلامِ اقبال

میں جابجا قرآنی حوالہ جات ملتے ہیں۔ قرآن و حدیث کلامِ اقبال کا بنیادی سرچشمہ ہیں جس سے وہ منور اور معتبر ہے۔ کلامِ اقبال سے جب قرآنی افکار کا تجزیہ و مطالبہ کیا جائے گا تو اس سے کلامِ اقبال کے افادی پہلو میں مزید اضافہ ہو گا۔ قرآنیات اور اقبالیات کے تناظر میں کلامِ اقبال پر تحقیق سے اقبالیات کے آفاقی پہلو کو مزید تقویت ملے گی۔ اس تحقیق سے کلامِ اقبال کے دائرہ کار میں وُسعت پیدا ہو گی۔ اس تجزیہ سے کلامِ اقبال کا اطلاقی پہلو نہ صرف اردو زبان و ادب کے لیے ہو گا بلکہ متعدد ڈسپلنز (مضامین) کے لیے اس کے اطلاقی پہلو کا دائرہ کار بڑھ جائے گا۔ قرآنیات کے تناظر میں کلامِ اقبال کے مطالعہ سے اقبالیات کی قدر و منزلت میں اضافہ ہو گا۔ اقبالیات کے انجذاب کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ اقبالیات کی اثر پذیری میں کہیں زیادہ اضافہ یقینی ہو جائے گا۔ اقبالیات کے معانی و مطالب اور مفاہیم کی تہ در تہ تشریحات کے نئے ابواب کھلیں گے۔ اس سے کلامِ اقبال کی رسائی و ابلاغ نہ صرف جامعات کے در و بام تک ہو گی بلکہ مساجد کے منبر و محراب، دینی مدارس کے صُفّہ جات اور دین و مذہب کے تحقیقی ادارہ جات تک اس کلام پر تحقیق کی نئی راہیں کھلیں گی۔ خالد نذیر صوفی ''درونِ خانہ'' (حصہ اول) میں بیان کرتے ہیں:

> ''علامہ اقبال کی آوز بڑی بلند، صاف، پروقار اور پُرسوز تھی۔ وقتِ سحر قرآن پاک کی تلاوت ان کا معمول تھا۔ اس قدر آواز خوش الحان تھی کہ سننے والا مسحور ہو جاتا اور اس کا جی چاہتا کہ یہ اسی طرح تلاوت فرماتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔ کبھی کبھی تلاوت کے دوران روتے ہوئے ہچکیاں بھی بندھ جاتی تھیں۔'' (۱۹)

یہ واقعہ اس امر کی ترجمانی کرتا ہے کہ اقبال کو قرآنِ پاک سے کس قدر شغف تھا اور وہ کتنے شوق سے لاریب کتاب کی تلاوت فرماتے۔ محمد اقبال سلیمانی ڈاکٹر صاحب کی قرآنِ پاک سے عقیدت کا واقعہ رقم کرتے ہیں:

> ''ڈاکٹر صاحب کی وصیت تھی کہ میری تمام کتب انتقال کے بعد اسلامیہ کالج کی لائبریری کو دے دی جائیں۔ یہ وصیت نامہ ڈاکٹر صاحب کے لختِ جگر ڈاکٹر جاوید کو ملا۔ بعد ازاں اس وصیت کو عملی جامہ پہنایا گیا۔'' (۲۰)

نذیر نیازی کے بقول:

''علامہ بچپن سے ہی قرآنِ پاک بلند آواز سے تلاوت فرماتے تھے اور بڑے سوز سے، لیکن آخری عمر میں یہ طریقہ چھوٹ گیا۔ بیماری کا تسلط بڑھا آواز، گلا بیٹھ گیا اس بات کا ڈاکٹر صاحب کو بہت قلق تھا۔'' (۲۱)

فقیر وحید الدین نے ایک واقعہ بیان کیا ہے:

> ''علامہ صاحب کی چھوٹی بہن کی شادی وزیر آباد ہوئی۔ ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ سسرال نے بیٹے کی دوسری شادی کی۔ علامہ کی بہن تلخی بڑھنے کی وجہ سے میکے آگئیں۔ خاوند کے والدین کی وفات کے بعد سسرال نے چاہا کہ کسی قدر علامہ صاحب سے صلح کر لی جائے اور ان کی ہمشیرہ کی واپسی کا کوئی راستہ نکالا جائے۔ علامہ صاحب کے بہنوئی مصالحت کی غرض سے آئے۔ علامہ صاحب کی برہمی کی حد نہ رہی۔ آخرِ کار والد صاحب نے فرمایا:
> قرآن کہتا ہے، ''وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ'' (صلح خوب چیز ہے)۔

علامہ صاحب کا سننا تھا کہ سکتے میں آ گئے، جیسے سلگتی آگ پر برف کی ڈلی رکھ دی گئی ہو۔ والد صاحب نے پوچھا! جی اب کیا ارادہ ہے۔ عرض کی وہی جو قرآن کہتا ہے۔ چنانچہ مصلحت ہو گئی۔ ہمشیرہ صاحبہ اپنے گھر چلی گئیں۔"(۲۲)

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ صاحب کے والدین نے کس سلیقے سے، قرینے سے اپنے بیٹے کی تربیت کی۔ یہ ان کی تربیت کا ثمر تھا کہ دوبارہ قربت بڑھ گئی۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی بیان کرتے ہیں:

"علامہ صاحب نے مغربی تہذیب کے سمندر میں قدم رکھا۔ پھر اس کے منجدھار میں پہنچے۔ ایمانی طاقت بڑھ گئی، پہلے سے زیادہ دین سے محبت بڑھی اور جب تہ تک پہنچے تو دنیا شاہد ہے وہ قرآنِ پاک میں گم ہو چکے تھے اور حقیقت تو یہ ہے ان کا فکری وجود قرآنِ پاک سے الگ نہ رہا۔ جو بھی سوچتے قرآن کے دماغ سے سوچتے، جو بھی دیکھتے قرآنِ پاک کی نظر سے دیکھتے۔"(۲۳)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَیْسَ لِلْاِنْسَانَ اِلَّا مَا سَعٰی(۲۴)

ترجمہ: "ہر آدمی کے لیے اتنا کچھ ہے جتنی اس نے کوشش کی۔"

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری(۲۵)

اس شعر میں عیاں ہے کہ اقبال درج بالا آیتِ مبارکہ سے رہنمائی پاتے، مستنیر ہوتے نظر آتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

کُلُّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْن(۲۶)

ترجمہ: "مومن ہر آن نئی شان میں ہے۔"

اس آیتِ پاک کا پَرتو، عکس اور جمال علامہ اقبال کے درج ذیل شعر میں ملاحظہ ہو:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان(۲۷)

اللہ تعالیٰ اپنی لاریب کتاب میں فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ(۲۸)

ترجمہ: "بے شک اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی خود حالت نہ بدلیں۔"

علامہ اقبال قوموں کے زوال کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

اس قدر قوموں کی بربادی سے ہے خُوگر جہاں
دیکھتا ہے بے اعتنائی سے ہے یہ منظر جہاں(۲۹)

سچائی کامیابی کا زینہ ہے۔ سچ میں نجات ہے۔ اس ضمن میں رب العزت کا فرمانِ اقدس ہے:

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰادِقِیْنَ(۳۰)

ترجمہ:"سچّوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

ارشادِ ربانی ہے:

وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا(۳۱)

ترجمہ:"اور اے رب! ہمیں متقین کا امام بنادے۔" اقبال کو تمام تر توقعات اسلام اور ملتِ اسلامیہ سے وابستہ تھیں لہٰذا اقبال درج بالا آیاتِ مبارکہ کی ترجمانی یوں پیش کرتے ہیں:

سبق پھر پڑھ صداقت کا ، عدالت کا ، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا(۳۲)

علامہ صاحب نے ہمیشہ اپنے کلام میں قرآنِ مجید سے رہنمائی لی ہے۔"رموزِ بے خودی" میں اللہ عزوجل سے مخاطب ہو کر عاجزانہ عرض کرتے ہیں:

روزِ محشر خوار و رسوا کن مرا
بی نصیب از بوسہ پا کن مرا
گر درِ اسرارِ قرآن سفتہ ام
با مسلمانانِ اگر حق گفتہ ام(۳۳)

مجھے قیامت کے دن خوار ورسوا کر دیا جائے، اپنے آقا و مولا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قدم بوسی سے محروم کر دیا جائے، اگر میں قرآنِ پاک کے علاوہ کسی اور شے کو رہنمائی کا سرچشمہ قرار دوں۔ مجھے نیست ونابود کر دیا جائے اور امتِ مسلمہ کو میرے ہر شر سے محفوظ رکھا جائے اتنی بڑی، جلالی اور جرأتمندانہ بات صرف اقبال جیسا مردِ قلندر ہی کر سکتا تھا۔ یہ الفاظ اُس قلبی وابستگی، فکری سچائی اور روحانی بلندی کے آئینہ دار ہیں جو اقبال کی پوری زندگی میں نظر آتی ہے۔ علامہ اقبال کی زندگی کا ہر موڑ قرآنِ حکیم کی شیفتگی، اس کی معنوی حلاوت اور اس کے انقلابی پیغام کی ترجمانی کرتا ہے۔ ان کی شاعری ہو یا نثر، فکر ہو یا فلسفہ، ہر قدم، ہر تخلیقی سانس میں قرآن مجید کی روشنی جھلملاتی ہے۔ عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اقبال کی روح کا مرکز و محور ہے، اور یہی عشق انہیں قرآنِ کریم کے معنوی سمندر میں غواصی پر آمادہ کرتا ہے۔ درج بالا اقوال، تبصرے اور خیالات نہ صرف اقبال کی داخلی دنیا کا آئینہ ہیں بلکہ اس حقیقت کے گواہ بھی ہیں کہ کلام اقبال کی اصل روح قرآنیات ہے۔ اقبال کا ہر تصور خودی، حرکت، عشق، حیاتِ جاوداں، ملت، حریت، مردِ مومن اپنی بنیاد میں قرآن سے ماخوذ ہے۔ ان کے نزدیک قرآن صرف کتابِ ہدایت نہیں بلکہ ایک زندہ قوت، ایک متحرک نظامِ فکر و عمل، اور انسان کی فکری وروحانی تکمیل کا آخری معیار ہے۔ قرآنِ مجید وہ دائمی، ابدی اور غیر فانی سرچشمۂ ہدایت ہے جس سے خیر وشر کے اٹل معیارات وضع ہوتے ہیں۔ اقبال نے انہی معیارات کو اپنی فکر کی بنیاد بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام محض شاعری نہیں بلکہ ایک قرآنی شعور کی تجسیم، ایک اخلاقی وفکری بیداری کی لَو اور انسانی خودی کے احیا کی دعوت بن جاتا ہے۔

اقبالیات کے وسیع میدان میں اگر کلام اقبال کو قرآن مجید کی روشنی میں دوبارہ دریافت کیا جائے تو اس کے آفاقی پہلو اور زیادہ درخشاں ہو جاتے ہیں۔ قرآنیات اور اقبالیات کے باہمی ربط پر تحقیقی مطالعہ نہ صرف اقبال کے فکری جہان کے نئے گوشے روشن کرتا ہے بلکہ اقبالیات کے دائرۂ کار میں وسعت، گہرائی اور معنوی رفعت بھی پیدا کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اُردو)، لاہور، الفیصل ناشران، ۲۰۰۶ء، ص:۳۶

۲۔ ایضاً، ص:۴۴۶

۳۔ ایضاً، ص:۶۱۴

۴۔ مصلح الدین، مولوی، مضمون: اقبال اور قرآن، مشمولہ: معارفِ فکرِ اقبال، از طالب حسین ہاشمی، جہلم بک کارنر، ۲۰۲۰ء، ص:۴۴

۵۔ محمد اقبال سلیمانی، مضمون: اقبال اور قرآن، مشمولہ: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر علامہ طاہر القادری کے تعلیمی نظریات کا تقابل، از محمد جاوید نقشبندی، لاہور، ادارہ منہاج القرآن، ۱۹۹۰ء، ص:۴۵

۶۔ عنایت علی، اقبال بچوں اور نوجوانوں کے لیے، لاہور، جہلم بک کارنر، جولائی ۲۰۱۹ء، ص:۵۵

۷۔ طالب حسین ہاشمی، معارف فکرِ اقبال، جہلم بک کارنر، ۲۰۲۰ء، ص:۴۶

۸۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص:۴۲۶

۹۔ ایضاً، ص:۶۱۲

۱۰۔ ابو محمد مصلح، قرآن اور اقبال، لاہور، ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید، ۱۳۵۹ھ، ص:۷۵

۱۱۔ الجمعہ:۱

۱۲۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص:۴۹۶

۱۳۔ محمد جاوید نقشبندی، ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر علامہ طاہر القادری کے تعلیمی نظریات کا تقابل، ص:۲۵

۱۴۔ المومنون:۱۱۵

۱۵۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص:۲۶

۱۶۔ ایضاً، ص:۳۴۴

۱۷۔ ایضاً، ص:۴۴۵

۱۸۔ ایضاً، ص:۲۵۷

۱۹۔ خالد نذیر صوفی، درونِ خانہ (حصہ اول)، لاہور، اقبال اکیڈمی پاکستان، ۲۰۱۲ء، ص:۲۷

۲۰۔ محمد اقبال سلیمانی، اقبال اور قرآن، مشمولہ: اقبالِ کامل، از مولانا عبد السلام ندوی، لاہور، الفیصل ناشران، فروری ۲۰۰۸ء، ص:۷۸

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ طالب حسین ہاشمی، معارف فکرِ اقبال، ص:۴۵

۲۳۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، اقبال اور قرآن، (مشمولہ)، اقبالِ کامل، از عبد السلام ندوی، لاہور، الفیصل ناشران، ۲۰۰۸ء، ص:۶۴

۲۴۔ النجم:۳۹

۲۵۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اُردو)، ص:۷۵

۲۶۔ الرحمٰن:۲۹

۲۷۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اردو)، ص:۵۲۲

۲۸۔ الرعد:۱۱

۲۹۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال(اُردو)، ص:۱۷۷

۳۰۔ التوبہ:۱۱۹

۳۱۔ الفرقان:۸۴

۳۲۔ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال، لاہور، عثمان پبلی کیشنز، س ن، ص:۲۳

۳۳۔ حمید اللہ ہاشمی، پروفیسر، شرح کلیات (فارسی)، لاہور، الفیصل ناشران، س ن، ص:۲۵۴

References in Roman Format

1. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), Lahore: Al-Faisal Nashran, February 2006, P:36
2. Ibid, P:446
3. Ibid, P:614
4. Musleh-ud-Din, Molvi, Mazmoon:Iqbal aur Quran, Mashmoola:Muaaraf-e-Fikar-e-Iqbal, Az:Talib Hussain Hashmi, Jehlum: Book Corner, 2020, P:44
5. Muhammad Iqbal Sulemani, Mazmoon: Iqbal and Quran, Mashmoola: Dr. Allama Muhammad Iqbal aur Dr. Allama Tahir-ul-Qadri ke Taleemi Nazriyaat ka Taqabal, Az:Muhammad Javed Naqshbandi, Lahore: Idara Minhaj-ul-Qur'an, 1990, P:45
6. Inayat Ali, Iqbal Bachon aur Nojawano Ke Liye, Lahore: Jehlum: Book Corner, July 2019, P:55
7. Talib Hussain Hashmi, Muaaraf-e-Fikar-e-Iqbal, Jehlum: Book Corner, 2020, P:46
8. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:426
9. Ibid, P:612
10. Abu Muhammad Musleh, Qur'an aur Iqbal, Lahore: Idara Alamgir Tehreek Qur'an Majeed, 1395A.H. P:75
11. Al-Jumuaa:1
12. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:496
13. Muhammad Javed Naqshbandi, Dr. Allama Muhammad Iqbal aur Dr. Allama Tahir-ul-Qadri ke Taleemi Nazriyaat ka Taqabal,
14. Al-Momenoon:115
15. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:26
16. Ibid, P:344
17. Ibid, P:445
18. Ibid, P:257
19. Khalid Nazir Sufi, Daroon-e-Khana(Hissa Awal), Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 2012, P:27
20. Muhammad Iqbal Sulemani, Iqbal aur Qur'an, Mashmoola: Iqbal-e-Kamil, Az:Molana Abdul Salam Nadvi, Lahore: Al-Faisal Nashran, February 2008, P:78

21. Ibid
22. Talib Hussain Hashmi, Muaaraf-e-Fikar-e-Iqbal, P:45
23. Modudi, Abu-ul-Aala, Molana, Iqbal and Qur'an, Mashmoola: Iqbal-e-Kamil, Az:Abdul Salam Nadvi, Lahore: Al-Faisal Nashran, 2008, P:64
24. Al-Najam:39
25. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:75
26. Al-Rehman:29
27. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:522
28. Al-Ra'ad:11
29. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal(Urdu), P:177
30. Al-Tauba:119
31. Al-Furqan:84
32. Muhammad Iqbal, Kulyat-e-Iqbal, Lahore: Usman Publications, P:23
33. Hameedullah Hashmi, Prof., Sharah Kulyat (Farsi), Lahore: Al-Faisal Nashran, P:253